از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 3 اپریل، 1995

جی رابنی اتھن

بنام

سٹیٹ آف کرناٹکا و دیگراں

[کے رامسوامی اور بی ایل ہنسریا، جسٹس صاحبان]

قانون ملازملت

کامتکا گورنمنٹ سروینٹس (سنیارٹی) قوائد، 1957:

قاعدہ 64-سنیارٹی-دفاعی افسر-این سی سی اور بعد میں ریاستی ملازمت میں تقرری-دفاع اور این سی سی میں ملازمت انجام دی گئیں-ریاستی ملازمت میں سنیارٹی کے لیے حساب کتاب- قاعدہ 6A کے تحت فائدے کے لیے قرار پانے والی ملازمت کا تسلسل ہونا چاہیے۔- معاملہ ریاست کو اس بات پر غور کرنے کے لیے بھیجا گیا کہ آیا این سی سی خدمات دفاعی خدمات ہے۔

اپیل کنندہ نے 30 جون 1963 کو ایمرجنسی کمیشنڈ آفیسر کے طور پر ملازمت میں شمولیت اختیار کی اور اسے وہاں سے 16.9.1967 پر رہا کر دیا گیا۔ اس کے بعد، انہوں نے 30.12.1967 پر این سی سی میں شمولیت اختیار کی جہاں وہ 21 جون 1972 تک جاری رہے۔ 27 جون 1972 سے انہیں ریاست کرناٹک کی طرف سے پروبیشنری کمرشل ٹیکس آفیسر کے طور پر مقرر کیا گیا۔ انہوں نے حکومت سے دفاع اور این سی سی کے درمیان ملازمت میں وقفے کو معاف کرنے کی درخواست کی اور حکومت نے انہیں 13 اکتوبر 1963 سے اپنی سنیارٹی کے مقصد کے لیے تسلسل دیا۔ اپیل

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کنندہ نے 1963 سے سنیارٹی کا دعوی کیا لیکن اس کی تردید کی گئی۔ انہوں نے ریاستی انتظامی ٹریبونل کے سامنے درخواست دائر کی جسے خارج کر دیا گیا۔

اس عدالت میں اس سوال پر اپیل میں کہ کیا اپیل کنندہ کرناٹک گورنمنٹ سرونٹس (سنیارٹی) قوائد، 1957 کے قاعدہ A-6 کے فائدے کا حقدار تھا:

اپیلوں کی اجازت دینا اور ٹریبونل کے احکامات کو کالعدم قرار دینے میں، یہ عدالت

قرار پایا گیا کہ: 1. کرناٹک گورنمنٹ سرونٹس (سنیارٹی) رولز، 1957 کے قاعدہ 6A کو پڑھنے سے واضح طور پر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دفاعی خدمات کے کسی افسر کی آل انڈیا سروس یا یونین کی سول سروس یا کسی دوسری ریاست کی سول سروس میں ریاستی سول سروسز میں کسی مساوی طبقے یا گریڈ کی خدمت میں منتقلی یا تقرری کو سنیارٹی کے مقصد سے اس طبقے یا گریڈ کی خدمت میں پہلی تقرری نہیں سمجھا جائے گا۔ قاعدہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ خدمت کا تسلسل ہونا چاہیے۔

2. اگر ملازمت میں کوئی وقفہ نہیں ہے، تو یقینی طور پر اپیل کنندہ 30.6.1963 کے اثر سے فوقیت کے تعین کا حقدار ہوگا۔ تاہم، انہیں 13 اکتوبر 1963 سے فوقیت کے مقصد کے لیے تسلسل دیا گیا تھا لیکن اس بڑے سوال کا فیصلہ نہیں کیا گیا تھا کہ آیا این سی سی میں ملازمت دفاع ملازمت تھی اور ٹریبونل نے مشاہدہ کیا کہ، یہ ایک خاص معاملہ ہوگا جس کا فیصلہ حکومت کرے گی۔ ان حالات میں عدالت ایسا کوئی اعلان نہیں کر سکتی۔ اس کے مطابق، معاملہ غور و فکر کے لیے حکومت کو بھیج دیا جاتا ہے۔ اگر حکومت اس نتیجے پر پہنچتی ہے کہ این سی سی سروس دفاع سروس کا حصہ ہوگی، تو اپیل کنندہ 30.6.1963 سے سروس کے تسلسل کا حقدار ہوگا۔

ریاست کرناٹک بنام بی ایس این ریڈی اور او آر ایس، [1995] ضمنی 3 ایس سی سی 657، ناقابل اطلاق قرار دیا گیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 4430-31، سال 1995۔

کرناٹک ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، بنگلور کے اے نمبر 1875 اور 1710، سال 1990 کے فیصلے اور حکم سے۔

راجو راماچندرن، جوزف پوکٹ اور آر اے پیرومل اپیل کنندہ کے وکیل ہیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and integrity of this document

جواب دہندگان نمبر 1-9 کے لیے ڈاکٹر آر بی مسود کر اور کے ایل تنیجا۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا: اجازت دی گئی۔

دونوں وکیلوں کو قابلیت پر سنا۔ واحد سوال یہ ہے کہ کیا اپیل کنندہ کرناٹک گورنمنٹ سرونٹس (سنیارٹی) قوائد، 1957 کے رول 6-A کے فائدے کا حقدار ہے، مختصر طور پر قواعد، جن میں 13 نومبر 1969 سے ترمیم کی گئی تھی۔ حقائق مختصر طور پر بیان کیے جاسکتے ہیں۔

درخواست گزار کو 30 جون 1963 سے ایمرجنسی کمیشنڈ آفیسر کے طور پر ڈیفنس سروس میں تعینات کیا گیا تھا اور انہیں 16 جون 1967 کو دوپہر کے بعد دفاعی ملازمت سے فارغ کر دیا گیا تھا۔ اس کے بعد، انہیں دوبارہ این سی سی میں کمیشن دیا گیا اور انہوں نے 30.12.1967 پر ملازمت میں شمولیت اختیار کی۔ وہ دوپہر تک این سی سی میں رہے۔ اس دوران انہوں نے کرناٹک اسٹیٹ سول سروس میں پروبیشنری کمرشل ٹیکس آفیسر کے طور پر بھرتی کے لیے درخواست دی تھی۔ اسے منتخب کیا گیا اور 27.6.1972 فوروں سے اثر کے ساتھ مقرر کیا گیا۔ اس کی بنیاد پر، انہوں نے 1963 سے سنیارٹی کا دعوی کیا اور جب انکار کیا گیا تو انہوں نے درخواست نمبر 1875/90 اور 4720/90 میں ٹریبونل سے رجوع کیا۔ جب ٹریبونل کے دونوں اراکین کے درمیان رائے کا اختلاف تھا، تو حوالہ پر، فل بینچ نے فیصلہ دیا کہ یہ معاملہ ریاست کرناٹک بنام بی ایس این ریڈی اور دیگر میں اس عدالت کے احکامات کے تحت آتا ہے۔ [1995] ضمنی 3 ایس سی سی 657 نے ریلیف کو خارج کر دیا۔ اس طرح خصوصی چھٹی کے ذریعے یہ اپیل۔

قاعدہ 6-A اس طرح پڑھتا ہے:

" قاعدہ 6-A: دفاع خدمات، آل انڈیا سروس یا یونین کی سول سروس یا کسی دوسری ریاست کی سول سروس کے کسی افسر کی ریاستی سول سروسز میں کسی مساوی کلاس یا گریڈ میں منتقلی یا تقرری کو ریاستی سول سروسز میں اس درجہ یا گریڈ میں پہلی تقرری کے طور پر نہیں مانا جائے گا۔ اسے سنیارٹی کے مقصد سے اس کلاس یا گریڈ میں پہلی تقرری کے طور پر نہیں مانا جائے گا۔ اور اس طرح منتقل یا مقرر کردہ افسر کی سنیارٹی کو اس کلاس یا گریڈ کی خدمت یا خدمات میں اس کی پہلی تقرری کے حوالے سے طے کیا جائے گا جس سے اس طرح کی منتقلی یا تقرری سے پہلے اس کا تعلق تھا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

بشر طیکہ، جہاں ایسی منتقلی یا تقرری افسر کی درخواست پر کی جاتی ہے، اسے اس کلاس یا گریڈ کی خدمت کی سنیارٹی فہرست میں رکھا جائے گا جس میں اسے اس درجہ یا گریڈ پر پیدا ہونے والے افراد کے نیچے منتقل یا مقرر کیا جاتا ہے۔ اس طرح کی منتقلی یا تقرری کی تاریخ سے فوراً پہلے۔

بشر طیکہ مزید یہ کہ مفادِ عامہ میں منتقل کیے گئے شخص کی سنیارٹی کا تعین اس شخص کے ذریعے کیا جائے گا جو دراصل اس درجہ یا گریڈ میں اس عہدے پر فائز ہے جس میں اسے منتقل کیا گیا ہے، اس طرح کی منتقلی کی تاریخ کو اس درجہ یا گریڈ میں اس کی پہلی تقرری کے حوالے سے طے کیا جائے گا جس سے اسے منتقل کیا گیا تھا۔

وضاحت متعلقہ نہیں ہے، اس لیے اسے خارج کر دیا گیا ہے۔ بی ایس این ریڈی کے معاملے (اوپر) میں اس عدالت نے خاص طور پر اس نکتے کو اس طرح کھلا چھوڑ دیا تھا:

_ "موجودہ معاملے میں کسی بھی ایسے شخص کی سنیارٹی کے تعین کے سوال پر اس اصول کے اثرات کا جائزہ لینا ضروری نہیں ہے جو دفاع سروس یا قاعدہ میں نامزد آل انڈیا سروس میں رہتے ہوئے اپنی خدمات کے تسلسل میں کسی رکاوٹ کے بغیر ریاستی خدمات میں مقرر ہوا ہو۔"

اس معاملے میں چونکہ سروس میں وقفہ تھا، اس لیے یہ قرار دیا گیا کہ قاعدہ A-6 اس میں مدعا علیہان پر لاگو نہیں ہوتا۔ اس طرح، یہ کسی ایسے شخص کی سنیارٹی کا سوال دیکھا جا سکتا ہے، جس میں خدمت کا تسلسل تھا: دفاع کے ساتھ ساتھ ریاستی سول سروسز کو بھی کھلا چھوڑ دیا گیا۔ لہذا، نقطہ وسیع ہے اور اس معاملے میں غور کے لیے اپیل کنندہ کے لیے دستیاب ہے۔

قاعدے کو پڑھنے سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ دفاعی خدمات کے کسی افسر کی آل انڈیا سروس یا یونین کی سول سروس یا کسی دوسری ریاست کی سول سروس میں ریاستی سول سروسز میں کسی مساوی طبقے یا گریڈ میں منتقلی یا تقرری کو سنیارٹی کے مقصد سے اس طبقے یا گریڈ کی خدمت میں پہلی تقرری کے طور پر نہیں مانا جائے گا۔ لہذا، قاعدہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ خدمت کا تسلسل ہونا چاہیے۔ دوسرے لفظوں میں، خدمت میں کوئی وقفہ نہیں ہو گا۔

اگر خدمات میں کوئی وقفہ نہیں ہے، تو یقینی طور پر اپیل کنندہ 30.6.1963 سے سینئرٹی کے تعین کا حقدار ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ان کے پاس خدمت کا تسلسل تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and integrity of this document

جب انہوں نے دفاع اور این سی سی کے درمیان سروس میں وقفے کی معافی کی درخواست کی تو حکومت ہند نے اپنی تاریخ 18.12.1972 کی کارروائی میں اس طرح کہا:

13 اکتوبر 1963 سے مسلح افواج میں دی گئی سابقہ کمیشنڈ سروس کی بنیاد پر سنیارٹی عطا کی گئی، جیسا کہ ڈائریکٹوریٹ جنرل این سی سی خط نمبر 5110/68/ NCC-PRES (A)/VOL VIII مورخہ 20 نومبر 1968 میں درج ہے۔

دوسرے لفظوں میں یہ تسلسل 13 اکتوبر 1963 کو نافذ العمل سنیارٹی کے مقصد کے لیے دیا گیا تھا۔ لیکن بڑا سوال یہ ہے کہ کیا این سی سی میں خدمات دفاعی خدمات ہیں؟ ایک ترمیم کے ذریعے، اپیل کنندہ نے عرضی میں راحت کی درخواست کی لیکن اس کا فیصلہ نہیں ہوا اور ٹریبونل نے مشاہدہ کیا کہ یہ خاص طور پر حکومت کے ذریعے طے کیا جانے والا معاملہ ہو گا۔

ان حالات میں، ہم کوئی اعلان نہیں کر سکتے ہیں کہ این سی سی میں اپیل گزار کے ذریعہ فراہم کی جانے والی خدمات دفاعی خدمات کا حصہ ہوں گی یا نہیں۔ اس صورت میں، حکومت اس نتیجے پر پہنچتی ہے کہ این سی سی میں اپیل کنندہ کے ذریعہ انجام دی جانے والی خدمات دفاعی سروس کا حصہ ہوں گی، یقینی طور پر، وہ 30.6.1963 کو نافذ العمل سروس کے تسلسل کا حقدار ہو گا۔

اس لیے اپیلوں کی اجازت ہے۔ ٹریبونل کے احکامات کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ یہ معاملہ اپیل گزار کے معاملے پر غور کرنے کے لیے حکومت کو بھیجا جاتا ہے کہ آیا این سی سی میں اس کی طرف سے دی گئی خدمات کو قواعد کے قاعدہ 6-A کو لاگو کرنے کے مقصد سے دفاعی خدمت سمجھا جائے گا۔ حکومت کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اس حکم کی وصولی کی تاریخ سے چھ ماہ کی مدت کے اندر اس معاملے کو نمٹائے۔

کوئی اخراجات نہیں۔

اپیلوں منظور کی جاتی ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document